شده بر فلک از هر طرف ٭ باغ شده چون صنم باد شده چون سمن ٭ اسکے اول
مصرعہ پر کسی نے یہ دو مصرعے لگائے ہیں ٭ ابر بوقتِ بہار چونکہ کشود دست
کف ٭ ژاله نگر چون گہر لاله ہمہ سر صدف ٭ نالۂ مرغان شده الخ - پس یہہ مربع
ہوگیا - اسیطرح تین مصرعہ زائد ہون گے تو مخمس کہلائیگا اور چار والیکو مسدس
اور پانچ والیکو مسبع اور چھ والیکو مثمن اور سات والیکو متسع اور آٹھ والیکو
معشر کہتے ہین اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانیکا دستور نہین -
اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرع ہموزن اور ہم قافیہ
جمع کرین آپسمین پیوند لفظی اور معنوی رکہتے ہون اور بیت اصلی کے مصرعہ
تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنے شروع سے آخر تک
ایک صورت کے ہون علیحدہ معلوم نہون ٭ -
فصل دوم عیوب شعر کے بیانمین - عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہی اور
مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا
نام ہی یعنی معنی مصرعۂ ثانی مصرعۂ اول کے نقیض ہون جیسے اس شعر مین شیخ
سعدی رح کے ٭ یکے سیل رفتار ہامون نورد ٭ کہ بعد از پیش دور ماندی چو گرد ٭
اول مصرعہ مین اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہی اور مصرعہ ثانی مین اوسکو ہوا پر
سبقت دی ہی اور دونون مصرعون کی معنی کا تناقض ظاہر ہی - اگرچہ مصرعہ اول مین
خوشخرامی کی جہت سے سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز روی کی
جہت سے ہوا کی مشابہ کہنے سے تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہہ قیدین شعر مین مذکور
نہین اسلیئے شبہہ پڑتا ہی اور جیسے انوری کا اس شعر مین ٭ ای ملک تا عرصۂ عالم گرفتی از ملک تو تا ملک سلیمان

ظاہر ہوئی ۔ مصرعہ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو ہنر کوزے
ٹھہرایا ہے اور مصرعہ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کردیا ہے مناقضہ ظاہر ہے
مختفی نرہے کہ ایسے اشعار اگر کسیکی مدح مین واقع ہون تو مصرعہ اول کو عروج
فی المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فی المدح کہین گے اور کبھی کلام مین
اسکے برعکس بھی واقع ہوتا ہے یعنی نزول فی المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا
ہے جیسے بادشاہی گھوڑیکی تعریف مین بدر چاچ کے یہہ شعر ۔ آن قمر جبہہ و شب
پیکر خورشید سیر ۔ کہ ورا مرد نپس پشت نہد فردا را ۔ تیز گوشی کہ بمشرق اگرش
ہا گوئی ۔ جز بمغرب بالف وصل نخیتند ہا را ۔ مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید
سیر کہا ہی اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اور دوسری
بیت مین کہتا ہے اگر اس گھوڑے پر چڑھکر مشرق مین کوئی شخص نعرہ
ہا مارے تو ایسا جلد مغرب مین پونہچ جاے کہ الف اور ہ کا وصل وہان پونہچکر ہو
دوسرا عیب تقدیم و تاخیر ۔ وہ دو قسم ہی ۔ ایک یہہ ہی کہ مصرعہ اول کا
مضمون دوسرے مین باندھا جاوے اور مصرعہ ثانی کا مصرعہ اول مین جیسے بیدل
کے اس شعر مین ۔ چشمی است کہ باید برخ ہر دو جہان بست ۔ گر رفتنی از نیخانہ
وری داشتہ باشد ۔ مصرعہ ثانی کا مضمون اول مین چاہئے تھا اور اول کا
مضمون دوسرے مین لکھنا مناسب تھا ۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنی لفظ
آگے پیچھے ہو جامین جیسے نظامی کے اس شعر مین ۔ چنان زد نبرد ناچیخ
نگرہ ۔ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ ۔ اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا
لازم تھا اسلئے کہ پہلی کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ ۔ تیسرا عیب عیوب حسن

تقریر کی قسم مین سے ہے اور حضرت نظامی نے سکندر نامہ کے دیباچہ مین
پہلے ہی سے اسباب کا عذر کیا ہی کہ شاعر کو بعض جگہ ایسی ضرورت پیش آتی ہی
اسواسطے اسکی خطا قابل گرفت نہین چنانچہ یہہ شعر اوسکا ہے ؎ بتقدیم و تاخیر
بر سن مگیر ٭ کہ باشد گذار ندہ را ناگزیر ٭ کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہین جیسے
سعدی کے اس شعر مین ؎ چو در دوستی مخلصم یافتی ٭ عنانم ز صحبت چرا
تافتی ٭ یعنی عنان از صحبتم چرا تافتی ٭
تیسرا عیب تعقید کلام ہی - اسکی بھی دو قسمین ہین - تعقید لفظی اور
تعقید معنوی - تعقید لفظی کلام مین اختلال الفاظ کا نام ہے جسکے سبب مراد
قائل بدلالت صریح نہین سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر مین ؎ این
سایۂ بلند ز سرو ریاض کیست ٭ عمرے درین ہوا است پر و بال میزنم ٭ دوسرے
مصرعہ مین است رابطہ کا نہایت بیجا و بے معنی تعقید لفظی ہی اگر ضمیر شین لائی جاتی
تو کچھہ قباحت نہوتی اور اسطرح لکھنا مستحسن ہوتا ع عمریست در ہوائش
پر و بال میزنم ٭ جب مطلب فوت نہوتا ہو تب تعقید لفظی جائز رکھتے ہین جیسے
سعدی رح کے اس شعر مین ؎ تو نیکو روش باش تا بدسگال ٭
بنقص تو گفتن نیابد مجال ٭ گفتن کو لفظ نقص پر مقدم کرنا مناسب
تھا اگرچہ مطلب فوت نہین ہوتا ہے جائز رکھا گیا ہے - تعقید معنوی کلام
مین مضمون اور معنی کے اختلاف کا نام ہے جیسے جامی کے اس شعر مین
؎ بیک جنبش دوبارہ سر نسودہ ٭ چو مہ ہر روز از بوجی نمودہ ٭
چاند ہر روز برج سے نہین نکلتا ہے اگر منزل لکھتے تو تعقید معنوی نہوتی

تضمین دو قسم ہی - ایک یہہ کہ ایک بیت کے معنی دوسری بیت کے معنی کی
ساتھہ علاقہ رکھتے ہون یعنی جبتک دوسری بیت نہ پڑہین اوسکے معنی سمجھہ
مین نہ آوین زمانہ قدیم مین اسطرحکی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہین
جانتے ہین جیسے کسی اوستاد کے یہ دو شعر ہین ؎ ہر زمینی کا ژدہا باشد درو
ویران شود * اژدہای خسرو آزادہ نیکو سیر * ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار
* سایہ او نعمت ست و بود نش زیب ست و فر * ایسے ہی عرفی کے یہ دو شعر ہین
؎ آنجا کہ دانش تو نہد رسم تقویت * اے آیت شعور تو نازل بشان علم * دستِ
ضعیف جہل کہ در آستین شکست * از عقل اوین برباید عنان علم * فارسی مین
ایسی تضمین بہت ہین اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطعہ بند بولتے
ہین - دوسرے قسم تضمین کی یہہ ہے کہ شعر یا غزل کسیکی لیکر اپنے اشعار کے ساتھ
پیوند کرین جیسے علی حزین کے تین شعر و نمین کسی اُستاد نے پیوند لگاکر مخمس لکہا
ہی مخمس بیا د آن پری کردم بلند از بسکہ غوغا را * رسانیدم بگوش اہل گردون
شور و سودا را * کجا زہد و صلاح و پارسائی پیر مارا * تاب از آتش مے دادہ ام
خاک مصلا را * بیاد از نالہ نے بردہ ام ناموس تقویٰ را * ز ہمرہان نہ یکدل بر سر
خود مہربان کردم * بر آمین جرس ہر چند صد شور و فغان کردم * طفیل عشق
آخر سرنوشت خود عیان کردم * جبین را سجدہ فرسائی در پیر مغان کردم *
ببام کعبہ دل میزنم ناقوس ترسا را * چہ سازم چون کنم ہیہات امشب
سخت حیرانم * کہ دل از دست رفت و نوبت افتاد و دست بر جانم * تعرض
چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم * برہمن زادہ زنار بندے بر دایانم *

ع سودا ہیکلمے بالفرض نقش دین و دنیارا

تخلیع اوزان نامطبوع و ناخوش ادرار کان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہہ بھی معیوب ہے۔

تخالف قاعدہ اور محاورہ کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہے جیسے اس مصرعہ میں خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہی۔
ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت اور ایسی ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کی جگہ سرمہ زدن کہنا

تنافر ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج جیسے نظامی کہتے ہین ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ ✤ فروزندہ باشد بشب چون چراغ ✤ ایسے ہی فردوسی کا یہہ شعر ؎ ز سم ستوران وران پہن دشت ✤ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

غرابت غیر مانوس الاستعمال کلمات لکھنے کا نام ہی چنانچہ خدا تعالیٰ کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا۔

ضعف تالیف اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگہ طبب اور شلوار بند کی جگہ کمر بند اور تراشیدہ کی جگہ ستر تس لکھنا ✤

عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین۔ یہہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کر دے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کر دے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کر دے جیسے نظامی گنجوے نے

وزن کی درستی کے لئے لفظ ارنی مین راے متحرک اور لفظ معصفر مین عین متحرک
کو ساکن کر دیا ہے یہہ دو شعر اسکی مثالین ہین ؎ موے از ان جام تہی دیدہ و دست
پیشیشہ بکہ پایۂ ارنی شکست * ؎ گشت جہان از نفسش تنگ تر * واز
سپرش معصفری رنگ تر * ایسے ہی شمس تبریزنے مفرح القلوب مین
عم نیسا ، یون کو عمیت لکہا ہے ؎ زستی سیپارہ قرآن تا بمیت * تمام ست
این سلوک سی وصدبیت * **فائدہ** پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور
مواقع اضطرار مین اسطرح کے تصرفات یعنی کمی و زیادتی حروف اور تبدیل
حرکات و سکنات جو شعراے عرب و عجم نے کئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورہ سے
واقف اور فصاحت و بلاغت کے موجد تہے کوئی وجہ اسکی درستی کی اونہون نے
اپنے نزدیک ٹہرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہے کہ انکی پیروی سے
جس لفظ کو چاہے اوسمین اپنی طرفسے تصرف کر کے متغیر کر دے مناسب یہہ ہے
کہ اسمین اونکی تقلید نکرے اور اونکے تصرفات کو ترک کرے اور ضرورت کیوقت
جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز کہا ہے وہ آٹھہ ہین اول فصل یعنی
کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کر دینا اور اوسکے معنی نہ لینا اور وہ کئی حرف ہین
الف ۔ بار موحدہ تار فوقانی ۔ یار تحتانی شین منقوطہ میم ۔ واو جنکا بیان معانی
حروف کے بیان مین گذرا ۔ دوسرا قطع یعنی کسی لفظ کے حروف اصلی مین
سے کوئی حرف گرا دینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کر لیا ہے ؎ انگاہ
چو عنکبوت و کوتر * دربان و رقیب شان بہرور * تیسرا تخفیف یعنے مشدد کو
مخفف کر لینا جیسے لفظ تنور کہ اصل مین بتشدید نون ہے تنور بہ تخفیف نون

اس شعر مین آیا ہے ؎ ازان گروہ نمانی برون کہ در دوزخ ٭ مقام شان
بقیامت بود چو نان بہ تنور ٭ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جنکا
حرف آخر مشدد ہے فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اس شعر مین
؎ عادت عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن
چوتھا تشدید یعنی مخفف کو مشدد کر لینا جیسے زر اور پر اور بُرد اور دُر دسب
مخفف ہین اساتذہ کے اشعار مین مشدد آئے ہین ۔ مثال زر سعدی رح کے
اس شعر مین ؎ وجود مردم دانا مثال زر طلا است ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و
قیمتش دانند ٭ ع نبرّد قز نرم را تیغ تیز ٭ نظامی ؎ اگر پائے پیل ست دگر
پّر مور ٭ بہر یک تو دادی ضعیفی و زور ٭ ایضاً ؎ شہ آن چرم ناپختہ
و نیم خام ٭ بدرّد نجاید بحرص تمام ٭ پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے
اخشیج سے اخشیج ع ز شش جہات و چہار اخشجان توی مقصود ٭
چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر ٭ یعنی استر قبا و کلاہ وغیرہ کو
بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے ۔ سعدی ؎ شنیدم کہ فرماندہی داد
گر ٭ قبا داشتی ہر دو رو آستر ٭ ساتوان متحرک کو ساکن کرنا آٹھوان ساکن
کو متحرک کر لینا جیسے فردوسی کے ان اشعار مین ؎ بفرمود تا بہمن آمدش
پیش ٭ سخن گفت با او ز اندازہ بیش ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد ٭
ز ننگ اندران انجمن خاک خورد ٭ آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل
مین متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین ۔ اور نیز پدرم کا میم
ساکن تھا اوسکو متحرک کر لیا ہے یا جیسے اس مصرعہ مین ع غریب

تاک خراسان علی بن موسیٰ * بن کی ب اصل مین ساکن تھی متحرک کر لی ہے *

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین - اغلاط کلام تین قسم ہین لفظی - معنوی - ترتیبی - اغلاط لفظی یہہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اِس شعر مین ؎ نہ بر مزاج کسے دست یافت پیکر مے * نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب * اِس شعر مین جو پیکر مے لکھا ہے یہ خطاء فاحش ہے اسلئے کہ مے پیکر نہین رکھتے کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہی یا اُنکی تصویر پر - اگر بجاے پیکر کے کیف یا جرم لکھا جاتا تو درست ہوتا - ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو بر عکس باد مقرون باد * بشادیی کہ نباشد مخافت خزنش * اِس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو بر عکس لکھنا نہایت معیوب اور نامناسب ہے اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح ربط نہین ہوتا ہی اگر اسطرح لکھا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد * بشادیی کہ نباشد مخافت خزنش * تو کچھہ قباحت نہوتی - ایسے ہی فردوسی نے رستم کی مان کی زبان سے اُسکے نوحہ مین یہ شعر کہا ہے ؎ ہزار وصد و سیزدہ سالہ گرد * جہان را ندید و جہانش بخورد * خورد کا قافیہ گرد لانا خطا لفظی ہے اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین - واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیے پس اگر بجائے گرد کے مرد لکھا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہہ ایسا قافیہ لایا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا لکھا ہے ؎ نیست جم ورنہ بجلتے میبرد تماہرخ کو کہ شاہرخ میخورد * اغلاط معنوی یہہ ہین کہ معنے مین خطا واقع

ہو جیسے - ابو الفرج کے اس شعر مین ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو
در گوش او بنہاد فضائل تن ترا ہنیا ✤ جس حالت مین کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار
چاہتی تھی تو زمانہ کے کان مین لن ترنی کہنا مناسب تھا نہ لن ترانیا کیونکہ
یہان فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہے جس سے معنی خبط ہو گئے
ایسے ہی یہہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہی از عجم اندر جہان ✤ در شہنشاہی تو سا ہا
راست ہمچون جم شدی ✤ مصرعہ اول مین ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہے اور
مصرعہ ثانی مین جم سے تشبیہ دی ہے یہہ نجانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے اور
ایسے ہی مولوی جامی کا یہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام ست ✤ عزیز
مصرم و مصرم مقام است ✤ مولوی جامی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی
کہتے ہین کہ آپ نے عالم خواب مین زلیخا سے کہا تھا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور
میرا مقام شہر مصر اور اسوقت مین آپ عزیز مصر نتھے اور نہ وہان مقیم تھے پس
خلاف کہا اور دھوکا دیا کہ زلیخا نے انکی حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ
کا وزیر تھا شادی کر لی اور ۱۴ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز
مصر ہوئے اسصورت مین دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کی
طرف عائد ہوتا ہے حالانکہ انبیا علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتی ہین -
ایسے ہی ایک جگہہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہے ؎ بیا بنگر کنیزک
زادگان را ✤ ز راہ عقل دور افتادگان را - یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے
مرتبہ پر پہنچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہین ہوتا ہے نبوت کیواسطے
حریت ضرور ہے - اغلاط ترکیبی - ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر

مین ؎ ببل گردش سجود انعمک اللہ صباح ✤ بجود بجودی باز داد اصبحک اللہ جواب
- اصل انعم اللہ صباحک تھا بجاے اوسکے انعمک اللہ صباح کہا ایسے ہی
یہہ شعر ہے ؎ غمزۂ اختر بہ لبت خندۂ رخسار صبح ✤ سرمۂ گیتی بشست گریۂ
چشم سحاب ✤ خندہ لب و دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے ہان خندان رو محاورہ
ہے خندان رخسار نہین ہے اور کسی کے گریۂ چشم سے کسیکی آنکھہ کا سرمہ نہین
دہلتا ہے - ایسے ہی فرخی کا یہہ شعر ؎ خرمن ز مرغ گرسنہ خالی کجا بود ✤ ما مرغکان
گرسنہ ایم و تو خرمنی ✤ لفظ خرمنی ترکیب مین بیموقع واقع ہوا ہے اسواسطے کہ خرمنی
بھی پڑھا جاتا ہے جسکے معنی ہین - تیرا گہہ ہے تو - کبھی لفظ غلط کو خلاف قاعدہ
شعر مین ترکیب دیکر ایسے عذر کر دیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم ہونے
لگتی ہے جیسے استاد ریحی کے یہہ دو شعر ؎ ازما اگر بحق تو تقصیر گئے فتاد ✤
معذور دار مارا اے صاحب البریف ✤ این فا بجاے دال نہادم ز مفلسی ہونہ
کردہ ام رہن موے الیلیف ✤ اول بیت مین صاحب البرید کی جگہ صاحب البریف
لکھا ہے اور دوسری بیت مین کہا کہ یہہ ف جو بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی ہے
اوراسمین دو طرح کا لطف ہے - ایک یہہ کہ ممدوح کو آگے پردہ مین اظہار مفلسی کیا
ہے دوسرے یہہ کہ اس وزن کے جتنے قافیہ تھے سب صرف ہو گئے اور مین
قافیون کی طرف سے مفلس ہو گیا اسی دال کو فا ز مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا ✤
توارد - اسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرع یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسی کے
کلام مین آجاوے اور اسکو اسبات کی خبر نہو کہ یہہ دوسرے کا ہے جیسے امیر خسرو
کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرع سے توارد ہوا ہے - امیر خسرو ؎

اے صفت بندہ نواز ملکی ٭ از تو خدائی و ز ما بندگی ٭ نظامی سے دو کار شست با فر و فرخندگی ٭ خداوندی از تو ز ما بندگی ٭ مولوی عبدالرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کے ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہے ۔ جیسے یہہ اشعار جامی کے سے مرا اے کاشکے مادر نمیزاد ٭ وگر میزاد کس شیرم نمیداد ٭ نظامی سے مرا اے کاشکے مادر نزادے ٭ وگر زادے بجز درد سگ بدادے ٭ ایضا جامی سے زن از پہلوے چپ شد آفریدہ ٭ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ ٭ نظامی سے زن از پہلوے چپ گویند برخاست ٭ نیاید ہرگز از چپ راستی راست ٭ اسیواسطے بعضون نے لکھا ہے کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہے ۔ حق تو یہہ ہے کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہے کہ جسمین نظامی کے ایکدو مصرعہ یا شعر بہون ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی کا کلام ان دونون کی مزاولت مین بہت رہا ہے اسلئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نگذرا ہو اور کانون تک نہ پہونچا ہو اسمین اکثر توارد نہین ہوتا ہے اور اگر کہین احیاناً ہو جاتا ہے تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اسکے فکر استاد کی فکر سے جا ملے اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کی طرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہے ۔ سرقہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اُستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بہ تغیر الفاظ اپنے شعر مین لادے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہہ ہے کہ توارد نادانستہ ہوتا ہے اور سرقہ دانستہ جیسے علی حزین کا شعر سے اے وائے بر اسیری کز یاد رفتہ باشد ٭ در دام ماندہ باشد

دیدہ کہ دام بیکار رفتہ باشد ۰ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بران صید مسکین چہ بیداد رفت ٭ کہ در دام از یاد صیاد رفت ٭ بعضوں کے نزدیک اس صورت مین سرقہ جائز ہے کہ بندش پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے ؎ از بسکہ گرد غمت لبست بر جگر ناخن ٭ چو پشت ماہیم از پاے تا بسر ناخن ٭ غیاثا حلوائی ؎ از بسکہ سینہ کندم و ناخن وران نشست ٭ چون پشت ماہی ست سراپاے سینہ ام ٭ ایسے ہی بعینہ ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا مو فشانی دشت پر سنبل شود ٭ ور بدریا رخ بشوی خار ماہی گل شود ٭ بعینہ کاتبی کا مضمون چرایا ہے ؎ گر بدریا افتد از عکس جمال تو فروغ ٭ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل ٭

باب نہم صنائع کے بیان مین ٭

یعنی وہ باتین جنسے کلام مین خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہین اول صنائع معنوی جنسے معنون مین خوبی آوے گو معنونکی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون ودوم صنائع لفظی کہ صرف الفاظ ہی مین حسن ظاہر ہو اسلئے اس باب کو دو فصلون مین بیان کیا جاتا ہے - مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہئے کہ صنائع نظم اور نثر دونون مین ہوتے ہین لیکن چونکہ منظوم مثالونکا یاد کرنا سہل ہی اسلئے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے ٭

فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین اول صنعت طباق ہی

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی لکھتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ کلام مین دو معنی ایک دوسرے کی ضد ذکر کرین جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم تو ئی ٭ پس اگر

دو نوامر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ؎ دندان تکنی سپید
تا لب + از تپ تکنم کبود ہر دم + اور اگر دو یا زیادہ معنے موافق ذکر کرکے پھر اونکی اضداد
ذکر کرین تو اس صنعت کو مقابلہ کہینگے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چون جواب خطا +
+ موافقان تو مقبول چون سوال صواب + دوم مراعاة النظیر جسکو تناسب اور تلفیق
بھی کہتے ہین یہ ہے کہ کئی چیزین جنمین مناسبت ہو ایکجا ذکر کرین جیسے ؎ بہرام روز کوشش و ناہید
روز بزم + برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم + اور اسمین داخل ہے صنعت تشابہ الاطراف
یعنے کلام کو ایسی شے کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو جیسے ؎ نامہ تہہ دید
چون ساز درقم + در گفتش تیغ دو دم گردد قلم + اور اسمین ملحق ہے ایہام تناسب کہ کلام مین
ایسے معانی جمع کرین کہ اونکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنے دوسرے
معنے کے لحاظ سے البتہ متناسب ہے جیسے ؎ از دم خلق تو در مسدس گیتی + بوئے مثلث
بہر شام بر آمد + یہان مثلث سے بوی خوش مراد ہے اوسکو مسدس سے کچھ نسبت نہین
مگر مثلث کے دوسرے معنے مسدس کے متناسب ہین ۔ سوم صنعت تشبیہ اسکے معنی
اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہو چکا ہے یہان صرف اسکی اقسام کا ذکر ہوتا ہے ۔ اول یہ
معلوم کرنا چاہئے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہ کے ہے یعنی اگر وجہ شبہ مذکور
نہین ہوتی ہے تو اوسکو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم چون نرگس ست اور اگر مذکور
ہو تو مفصل کہلاتی ہے جیسے چشم چون نرگس ست در حسن و لطافت دوسری
تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہے کہ اگر مذکور ہوتا ہے تو تشبیہ مرسل بولتے ہین
جیسے اوپر کی مثال مین اور اگر مذکور نہو تو موکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس ست
اور ایک تقسیم باعتبار شبہ کے ہے کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہین جیسے اوپر

ایہام تناسب

کی مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس
فرو بارید و گل راآب داد ٭ وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد ٭ اور اسی
تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اُسکی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت
لکھی گئی ہین پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین - اوّل تشبیہ مشروط جس مین
مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد بوی تو
لیک بقامتت رسد سرو اگر روان شود ٭ قدِ یار کی مشابہت کے لئے سرو مین روانی
کی شرط کی ہے - دوّم تشبیہ عکس کہ دو چیزون مین سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ
کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زر د لباس ٭ صبح گردد چو شام تیرہ شعار ٭
سوّم تشبیہ تسویہ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کرین جیسے ؎
دہانِ چو دل زار عاشقت تنگ ست ٭ تنش چو هیچ میانِ تو لاغری دارد ٭
چہارم تشبیہ اضمار کہ ظاہر کلام ایسے ڈھنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہیں اور
واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر نہ ام چرا غنچہ دریدہ پیرہن ٭
کشتہ اگر نہ ام چرا لالہ بخون زدہ کفن ٭ ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مگر
مراد یہ ہو کہ مین عاشق مثل غنچہ دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ
کی - پنجم تشبیہ تفصیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین پھر مشبہ کو مشبہ بہ
پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قدِ یار میگویند ٭ سرو چوبی ست نا تراشیدہ ٭
چہارم - صنعت مشاکلت - جسکے معنے مین ایکدوسرے کی شکل بننا وہ یہ ہی کہ
کسی چیز کو اپنے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کے مناسب ہو جیسے ؎
لبِ سوال سزاوار بخیہ بہتر ست ٭ عبث بخرقہ خود بخیہ میزند درویش

یہان خموشی کو لب کے بخیے سے تعبیر کیا ہے اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین بخیہ خرقہ کا ذکر ہے - پنجم - صنعت مزاوجت وہ یہ ہے کہ دو معنی دو شرط و جزا مین واقع ہون اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ع چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب ٭ چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب ٭ یعنی میرے دیکھنے سے تیرے صفات مین تغیر ہوتا ہے اور تیرے دیکھنے سے میری صفات مین غرضکہ تبدل صفات دونو صورتون مین ہے اور مزاوجت کے معنے لغت مین جوڑا ہونے کے ہین - ششم صنعت ارصاد لغت مین اسکے معنے راہ پر نگھبان بٹھالنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ لاوین جس سے معلوم ہو جاوے کہ قافیہ مین یہہ لفظ آویگا جیسے ع چون آستان مقیم شود بخت بر در س ٭ ہر کو چو بخت روے بر این آستان نہاد ٭ یہہ شعر اس قصیدہ کا ہے جسکی بنا قافیہ ن - پر ہے اسلیئے اول مصرعہ مین آستان کے آنیسے معلوم ہو جایگا کہ شاعر آخر مین آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہین - ہفتم صنعت عکس جسکو تبدیل بھی کہتے ہین یہہ ہے کہ کلام مین جو جزو مقدم کیا تھا اوسکو پہر مؤخر کردین اور مؤخر کو مقدم جیسے ع دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم ٭ غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل ٭ ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کے باعث اوس سے انکار کرین اور دوسرا کلام نکتہ آمیز لولین جیسے ع دلم رفت آنکہ با صبر آشنا بود ٭ خطا گفتم مرا خود دل کجا بود ٭ نہم صنعت توریہ یعنے چھپانا جسکو ایہام بھی کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنے ہون قریب اور بعید اور مراد قائل کی معنی بعید ہون جیسے ع بخردہ توان آتش افروختن ٭ پس

انگہ درخت کہن سوختن ۔ کہ خردہ سے معنی بعید یعنی ہنگاری مراد ہے ایسے ایہام کو
مجردہ کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہے جسمین معنی قریب کے مناسبات مذکور
ہوتے ہین جیسے ع دیدہ روشن میشود از چہرہ زیباے تو ۔ ور کسے انکار میتی کند
روشن کنم ۔ یہان روشن کنم کے دو معنی ہین ایک یہ کہ آنکھہ کو روشن کردون
اور دوسرے یہہ کہ واضح کردون اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنی اول
کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ یہہ معنی بھی اس جا درست ہو سکتے
ہین پس غرض تورئیہ مرشح سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنی بعید مراد ہوتے ہین اور معنی
قریب بھی چسپان ہو سکتے ہین ۔ دہم صنعت استخدام جسکے معنے خدمت لینے کے
ہین وہ یہہ ہے کہ دو معنے والے لفظ سے ایک جا ایک معنے مراد لین اور اوسکی ضمیر سے
دوسرے معنی مراد لین جیسے ع تا بزم خویش بار دادہ است آن سرو بار ۔ از نہال
قامتش آن راشدیم امیدوار ۔ لفظ بار سے اول مصرعہ مین دخل مراد ہے اور
دوسرے مصرعہ مین اسکی ضمیر سے پہل مراد ہے ۔ یازدہم صنعت لف و نشر لغت
مین لف کے معنی لپیٹنا اور نشر کے معنے پھیلانا اور اصطلاح مین یہہ ہے
کہ چند چیز کو اول مفصلا یا مجملا ذکر کرین اسکو لف کہتے ہین پھر اوسیقدر چیزین
اور ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیا سے علاقہ ہو اوسکو نشر کہتے ہین پس اگر لف
اور نشر کے اشیا کی ترتیب متحد ہو یعنے لف کے اول چیز کو نشر کے اول چیز سے
علاقہ ہو اور اوسکے دوم کو نشر کے دوم سے اور علی ہذا القیاس تو مرتب کہین گے
جیسے ع برید و درید و شکست و ببست ۔ یلان را سر و سینہ و پا و دست ۔ اس
مین برید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہے

اور لبت سے وست کو۔ اور اگر دونونکی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولینگے
اور اوسکی دو قسمین ہین۔ ایک تو یہہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے
؎ گل و نرگس بہم برابل البصارہ نمودہ جلوہاے چشم و رخسارہ ❊ دوسرے یہہ کہ
مختلط ہو جیسے ؎ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب ❊ گل برگ تر و سرو
سہی سنبل سیراب ❊ اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہے کہ کئی لف اور کئی نشر
جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ؎ جان و دل و دلے وعدہ و تو روز و شب ❊ از
وعدہ و وعید تو پر نور و نار باد ❊ اسمین چار بار لف کیا ہے اور اسیقدر نشر کیا
ہے۔ دوازدہم صنعت جمع کہ کئی چیزونکو ایک حکم مین اکٹھا کیا جاے جیسے ؎
شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیکبار ❊ داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او ❊ ❊
چھہ چیزونکو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہے۔ سیزدہم صنعت تفریق کہ ایک
طرح کے مشابہ چیزون مین فرق بیان کیا جاے جیسے ؎ ازین چکد آب و زان بیار
خون ❊ مژہ من کجا و ابر بہار ❊ یعنے مژہ اور ابر باہمدگر مشابہ ہین مگر یہہ فرق
ہے کہ ایک مین سے خون نکلتا ہے اور دوسرے مین سے پانی۔ چہاردہم صنعت
تقسیم کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعیین کے
ساتھہ ذکر کرین اور اوسمین اور لف و نشر مین یہی فرق ہے کہ لف و نشر مین
تعیین متکلم کیطرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اوس
سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم مین خود متکلم تفصیلوار مناسبات بتا دیتا ہے
جیسے ؎ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست ❊ پاے کہ رہ وصل نوشتی پیوست
زان دست کنون در گل غم دارم پاے ❊ وزان پاے کنون بر سر دل دارم دست ❊

اور ایک تقسیم کیصورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پورے ذکر کر دے جاوین جیسے ؎ پیوستہ دشمنان تو زین گونہ مستمند + یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار + یہان مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم مین مذکور کئے ہین اور کبھی ان تینون صنعتون مین سے دو دو کو ملا کر مرکب کرتے ہین مثلاً کئی چیزون کو اول ایک حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من و تو ہر دو مائل الشیخ + تو بمحراب و من با برک یار + اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے مین جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا اور اگر دو چیزون کو جمع کر کے ہر ایک کا حال جداگانہ بیان کیا جاوے تو جمع و تقسیم ہوگی جیسے ؎ ہمچو شمع کردہ ام خندہ و گریہ کار خود + خندہ بروز دل کنم گریہ بروز گار خود + اول مصرعہ مین جمع ہے اور دوسرے مین تقسیم - اور کبھی تینون ایک جا جمع ہوتی ہین جیسے مجلس دو آتش دادہ براین از حجر وآن از شجر + این کردہ منقل را سقر وان جام را جا داشتہ + دو آتش کو مجلس کے ثمرہ ہونے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ مین تقسیم ہے - پانزدہم صنعت تجرید جسکے معنے لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کسی صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اسی سے اول کا صفت مذکور مین کامل ہونا اسدرجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہہ صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہے جیسے ؎ ساست ذوق عرفیم کز نغمہ توحید تو + لذت آوازہ در کام جہان انداختہ +

اسمین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اوسمین سے ایک شخص جدا کرکے
نکال کر اوسکا حال بیان کیا کہ مین عرفی کے ذوق سے مست ہون حالانکہ
کہنے والا خود عرفی ہی ہے ۔ شانزدہم صنعت مبالغہ کہ تعریف اور مذمت
مین ایسی نوبت پونہچاوین کہ وہان تک پہونچنا بعید یا محال ہو اسکی تین قسمین ہین
ایک یہہ کہ اوس حد کو پونہچنا عقل اور عادت کی روسے ممکن ہو تو اوسکو تبلیغ کہتے
ہین جیسے ؎ برو گر عیب بین چشمے کشاید ۔ دگر زد جز ہنر بینی نیاید ۔ یعنے
ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نکرے ۔ دوم یہہ کہ
عقل مین ممکن ہو اور عادت کی روسے محال اوسکو اغراق کہتے ہین جیسے ۔
؎ دلم زدرد گرانمایہ چون جگر ز فغان ۔ دماغم از گلہ خالی چو خاطرم ز غبار ۔
عقل کی روسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ نکرے نہ دل
پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے ۔ سوم یہہ
کہ عقل و عادت دونو کی راہ سے محال ہو اوسکو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر شنود
از دہر کہ مردود کف تست ۔ بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را ۔ ہفتدہم
صنعت مذہب کلامی یعنی کلام کو ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر
اس سے قیاس بناکر نتیجہ نکالین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند
بس ست این یک آیت دلیل دوامت ۔ اس سے قیاس یون بنتا ہی کہ ہر
نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہے اور تو نفع رسان ہی تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی
اور دائم ہے ۔ ہیجدہم صنعت حسن تعلیل کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر
بیان کرنی کہ واقع مین وہ علت نہین جیسے ؎ تا چشم تو ریخت خون عشاق ۔

زلف تو گرفت رنگ ماتم ٭ یہان زلفون کی سیاہی کی علت یہہ بیان کی کہ تیری آنکھ نے جو عاشقون کا خون کیا ہے اُنکے سوگ کے باعث زلفون نے لباس سیاہ کیا ہے حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہہ علت نہین۔ نوزدہم۔ صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم یعنی تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لادین کہ ظاہر مین ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز ٭ مگر درم کہ ز دست تو میگشد خواری ٭ بستم صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے یعنے ہجو مین ایسے الفاظ لادین کہ بظاہر مدح معلوم ہو اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہمای بود ٭ زبسکہ بر سرش از ہر استخوان آید ٭ اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہے مگر دوسرے مصرعہ سے اسکی ذلت اور بلا کی مفہوم ہوتی ہے۔ بست و یکم صنعت استتباع جسکے معنے ایک دوسرے کے بعد لانیکے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اسمین سے دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ گردد از آتش قہر تو جہان خاک سیاہ ٭ موج زن گر بود قلزم مہر تو دران ٭ یہان تعریف قہر کی اسطرح کی ہے کہ اس سے مہر کی تعریف بھی حاصل ہوگئی۔ بست و دوم صنعت ادماج جس کے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اُس کلام کو کہتے ہین جسمین دو مدعا نکلین اور ادماج مین اور استتباع مین یہہ فرق ہے کہ استتباع خاص مدح ہی مین ہوتا ہے اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام سے تمیز اسطرح ہے کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنی کا احتمال ہوتا ہے اور ادماج مین

ہمارے جیسے ع زبانِ آن پسر ترکی و من ترکی نمیدانم ٭ چہ خوش بودے
اگر بودے زبانش در دہانِ من ٭ یہان دو معنے درست ہین کہ اوسکی بولی بولتا
یا اوسکی زبان چوستا ٭ بیت سوم صنعت توجیہ جسکو محتمل ضدین کہتے ہین یعنی
ایک کلام سے دو مطلب ایکدوسرے کے مخالف سمجھ مین آوین جیسے ب یک
شیوہ شناسد غضبت عفو و مکافات ٭ یک نغمہ شمارد کرمت لا و نعم را ٭
ایک یہہ معنی کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین
دوسرے یہہ کہ عفو تجھہ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین ۔ بیت چہارم
صنعت ہزل کہ اُس سے جد مقصود ہو یعنی کلام کو ہنسی کے طور پر بیان
کرین اور واقع مین اِس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ع با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش ٭
از آتشک جہنم اندیشہ کنید ٭ بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند
ہے ۔ بیت پنجم صنعت تجاہل العارف یعنی جانکر انجان بنجانا اور اصطلاح
مین یہ ہے کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کیوجہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ع
نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنین دانم ٭ کہ دامنگیر گردد خون من نامہربانی را
٭ یہان تجاہل سے مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے ۔ بیت ششم صنعت
قول بالموجب جسکے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنیکے ہین اور اصطلاح
مین یہ ہے کہ قائل کے قول کے معنے اوسکی مراد کے خلاف لیئے جائین جیسے
ع دوستی گوئی نہ از دل میکنی ٭ راست میگوئی کہ از جان میکنم ٭ مراد قائل کی یہہ
تھی کہ تہ دل سے تم محبت نہین کرتے اوسکے معنی یہہ نہ لئے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ میری
محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سے ہے ۔ بیت ہفتم صنعت اطراد جسکے

معنی انتظام کے ہین اور اسکو اطراد بھی کہتے ہین جسکے معنے تعریف کرچکے ہین اور
اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ممدوح کا نام مع اوسکے باپ داوون کے بترتیب ذکر
کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ؎ بہار گلشن دین
محمد عربی ٭ ضیاء چشم علیؑ نور دیدہ زہرا ٭ بہار خرمی خاطر حسین و حسن ٭
سرور سینۂ زین العباد شمع ہدی ٭ فروغ شمع شبستان باقر و صادق ٭ غریب
خاک خراسان علی بن موسیٰ ٭ بست و ہشتم صنعت تعجب کہ کلام مین کوئی بات
قابل تعجب کسی غرض کے لئے ذکر کیجاے جیسے ؎ سرو راسایۂ بیش نباشد
یارب ٭ اینہمہ خاکنشین درپے آن بالا چیست ٭ یہان غرض مبالغہ کثرت
خاک نشینان محبوب کا ہے۔ بست و نہم صنعت اعتراض جسکے معنے حائل
ہونے کے ہین اور اسکو حشو بھی کہتے ہین جسکے معنے بہراؤ کے ہین اور اصطلاح
مین یہہ ہے کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر
کرین کہ مطلب اوسکے بدون بھی پورا ہو اور اوسکی تین قسمین ہین۔
حشو قبیح اور ملیح اور متوسط۔ قبیح وہ ہے جسکے بیچ مین آنے سے کلام کا
رتبہ گہٹ جاے اور ایسا حشو کلام بلغا مین نہین آتا اسلیئے اُسکے مثال بہی
لکہنی ضرور نہین اور حشو ملیح وہ ہے جس سے کلام مین حسن اور لطف آجاے
جیسے ؎ گر بخندم وان پس از عمریست گوید زہر خند ٭ ور بگریم وان بہر روزے
ست گوید خون گری ٭ اسمین وان پس از عمریست اور وان بہر روز یست
حشو ملیح ہے کیونکہ ہر چند مطلب بدون اسکے پورا ہو گر اس سے یہ لطافت آگئی
کہ باوجود قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اسقدر بیرحمی ہے۔ اور حشو

متوسط وہ ہو کہ نہ اوس سے کچھہ خوبی زیادہ ہوا ور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے ع
اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ٭ اسمین لفظ باد حشو متوسط ہے ستّی ام
تلمیح
صنعت تلمیح جسکے معنے دکھانیکے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ کلام مین کسی
قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کیطرف اشارہ کرین جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ میگوید
خلا باشد محال ٭ ور خرانہ گر رود ہرگز نگوید این سخن ٭ اسمین اشارہ ہے
اس مسئلہ کیطرف کہ حکماء یونانی کے نزدیک خلا محال ہے یا جیسے ؎ تو در
معاملہ اسبطوا متاع مخر ٭ کہ ناصحیح بود بیع و سعی ناشکور ٭ اشارہ ہے قصہ بنی
اسرائیل کیطرف ۔ جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر مین گئے تھے ۔ ثمنی و ثلثم صنعت
براعت استہلال
براعۃ الاستہلال جسکے معنے مین آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ لادین جو مضمون آئندہ کے مناسب ہون
جیسے مثنوی غنیمت کے شروع مین جسمین شاہد او عزیز کا قصہ ہے یہہ شعر ہے ؎
بنام شاہد نازک خیالان ٭ عزیز خاطر آشفتہ حالان ٭ اور اس صنعت کو حسن
مطلع بھی کہتے ہین ۔ سی و دوم صنعت التفات لغت مین پھر کر دیکھنے کو کہتے ہین
التفات
اصطلاح مین یہہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدل کر بیان کرنا جیسے عرفی
نے قصیدہ نعتیہ مین اول اپنے آپکو متکلم کیطرح بیان کیا ہے چنانچہ کہتا ہے ؎
از رغبت دنیا الم آشوب نگردم ٭ زین باد پریشان نکنم زلف الم را ٭ پھر مخاطب
کر دیا ہے اس شعر مین ؎ عرفی مشتاب این رہ نعت ست نہ صحرا
است آہستہ کہ رہ بردم تیغ ست قدم را ٭ پھر غائب کر کے کہتا ہے ؎
از باغ نعیمش بدہ انعام و پیا منیر ٭ باسطلب او مطلب اصحاب شکم را ٭

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین - انمین سے اول تجنیس ہے جسکو
جناس بھی کہتے ہین جسکے معنے ہم جنس ہونے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے
کہ دو لفظ بولنے مین متشابہ اور معنی مین جدا ہون اسکی کئی قسمین ہین - اول
تجنیس تام کہ دونو لفظ شمار حروف اور ہیئت و ترکیب مین متفق ہون پس اگر
نوع مین بھی متحد ہون یعنے دونو اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام
مماثل کہلاتی ہے مثلاً ؎ باز اقبالش بصید ملک رنگین چنگ باد ٭ تار چنگِ
عشرتش باد از گسستن در امان ٭ چنگ اول بمعنی پنجہ اور دوسرا بمعنے ساز اور دونو
اسم ہین - اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف
اسکو تجنیس تام مستوفی کہتے ہین ع امید لذتِ عیش از مدار چرخ مدار
مدار اول اسمِ ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی - دوم تجنیس مرکب کہ دونو
لفظون متجانس مین سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونو ایک ہی
صورت سے لکھے جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے ؎ بدریا لبوزد دل خیزران
٭ چو زد بر سمندِ سنگ خیزران ٭ اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب
اور لکھنے مین یکسان اور اگر لکھنے مین متفق نہون تو اوسکو تجنیس مفروق کہین
گے جیسے ؎ ساقی از آن بادۂ منصور دم ٭ در رگ و در ریشۂ من صور دم
اول مصرعہ مین منصور مفرد ہے اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونو جدا
صورت پر لکھے جاتے ہین لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے
کلمہ کے جزء سے ہوگا تو تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفو دار کہتے ہین جیسے ؎ پروانہ ام
دلا برخ ہمچو شمع او ٭ پروانہ دارم ار بشود جان من ہلاک پروا کو اگر تن

ندارم میں ملایا جاوے تو پروانہ ہو جاتا ہے - سوم تجنیس محرف کہ دونو لفظ
عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت یعنے حرکت وسکون
مین مختلف جیسے ے محرم او بود کعبہ جانرا ◆ محرم او بود ستر قرآن را ◆ محرم اول
بضم میم وکسرہ راہی دوم بفتح میم وراہی - چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دو
لفظون مین سے ایک مین حرف زائد ہو خواہ اول مین جیسے ع باشکوہ کوہ
حلمت ابر گریان بر جبال ◆ یا بیچ مین زائد ہو جیسے ع خندہ زد اندر ہوا برق
او برق وار ◆ خواہ آخر مین زائد ہو اور اوسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع
آئین ما است سینہ چو آئینہ داشتن ◆ اور بعض اوقات ایک کے آخر مین
دو حرف زائد ہوتے ہین اسصورت مین تجنیس مذیل یعنی دراز کھلاتی ہے جیسے
ے اگر میان یم اندر صدف ندیدستی ◆ نگاہ کن قلم او دران خجستہ یمین ◆ یم
اور یمین مین تجنیس مذیل ہے - پنجم تجنیس مضارع کہ دونو لفظون کے حروف
عدد اور ہیئت مین یکسان ہون مگر ایک حرف دونو مین ایک نوع کا نہین
بلکہ اسکا قریب المخرج ہے اور اسکی تین صورتین ہو سکتی ہین کیونکہ حرف مذکور
یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین یا آخر مین اول کی مثال جیسے ے جامی از ترہات
بستہ زبان ◆ سخن از طرہات میگوید ◆ وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ
نیست او ساہی ست ◆ آخر کی مثال جیسے ع راہ میزند مطرب راح میدہد ساقی
◆ اور اگر دونون قریب المخرج نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہینگے اور
اسکی بھی وہی تین صورتین ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر
مین مثال اول ع جنگ را در دلش نباشد سنگ ◆ مثال دوم ے دلکو من

تجنیس محرف - تجنیس زائد

تجنیس مضارع

غمزہ کمانہا کشیدہ ۔ بر جانِ من زطرہ کمین ہا کشادہ ۔ مثال سوم ع بیاب
رحم ورا او مکن نفس برباد ۔ ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونو لفظ متجانس
بدون فاصلہ کے بہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت را چو من ہزار ہزار ۔
مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار ۔ ہفتم تجنیس خط جسکو تصحیف کہتے ہین وہ یہ ہی
کہ دونو لفظ صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے ع خوبان کہ
گرد لب خط شکین کشیدہ اند ۔ خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند ۔ ہشتم
تجنیس قلب کہ دونو لفظون کے حروف شمار مین اور نوع مین متفق ہون مگر
ترتیب مین مختلف ہون اور اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب
وار مقلوب ہو جاوین تو اسکو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد
دوسرے یہ کہ نا مرتب بدلین جیسے ع شک در شکر نعمت ایمان ۔ اور اگر سارا
جملہ ایسا ہو کہ اوسکو آخر سے پڑھین تو اول جملہ حاصل ہو جاوے تو اوسکو قلب
مستوی کہتے ہین جیسے مراد بود ارم ۔ اور بر آید یارب اور اگر دو لفظ جو ایکدوسرے
کے قلب ہون شعر یا مصرع مین اسطرح آوین کہ ایک شروع مین ہو دوسرا آخر
مین تو اوس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنے بازو دار کہین گے جیسے ع راز نہفتہ فاش
شد از نالہاے زار دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے
مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع با من قران کنند و قرینان
من نہند ۔ اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونون کے مشابہ ہون تو اوسکو
شبہ اشتقاق کہتے ہین جیسے ع خضر الہامی کہ چون سکندر ۔ لشکر کشد و جہان
کشاید ۔ اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین سے لکھتے ہین

سوم صنعت رد العجز علی الصدر اسکا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہے وہ یہ ہے کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعۂ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول جز کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونو مصرعون کے جو درمیانے رہے انکو حشو کہتے ہین تو اس صنعت کے یہہ معنے ہوئے کہ آخر مصرعۂ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعۂ اول کے شروع مین آیا ہے جیسے ع شیدا شدہ ام اکنون انیست علاج بس ٭ زنجیر دو زلف تو و پاے من شیدا ٭ لیکن تین صورتین اسکی اور ہین اول یہ کہ عجز کا لفظ مصرعۂ اول کے حشو مین واقع ہو دوم یہ کہ عروض مین واقع ہو سوم یہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھ ملکر یہہ چار صورتین ہوئین اور انکی پھر چار چار صورتین ہین اسلئے کہ دونو لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہون گے تو سب صورتین سولہ ہوئین۔ اول کی مثال ہنے لکھدی ہی باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ لکھے دیتے ہین مثال اوس صورت کی کہ حشو مصرعۂ اول اور عجز مین ایک سے لفظ ہون ع یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش ٭ زاہد از گوشۂ خلوت دل خود را بازآر ٭ مثال اوس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ع در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین ٭ من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیرین ٭ مثال اوس صورت کی کہ ابتدا اور عروض ایک سے ہون ع نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شخ ٭ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ ٭ اور مثالین انہین پر قیاس کر لینی چاہئین چہارم صنعت لزوم مالایلزم یعنے لازم کر لینا

رد العجز علی الصدر

لزوم مالایلزم

ایسی بات کا جو ضروری نہو۔ ہر چند اصطلاح مین اسکا نام ہے کہ حرف روی یعنے قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جائے مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جسمین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کے روسے درست ہے لیکن حقیقت مین جس صنعت مین یہ بات پائی جاویگی کہ کوئی خاص التزام کر لیا ہوگا وہ بہی اسی مین شامل ہے

متاد

چنانچہ ایک صنعت متاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر مین آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ نآید بر من دلبر آسائش جانم * جانم طیران میکند انجام ندانم * دانم نرود پاے تمنارہ مقصود * مقصود دلے نیست جز این شور وفغانم * اور اسی مین یہہ بہی داخل ہے کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کر لیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اس سے خالی نہو جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اوسکے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اوسکا مطلع یہہ ہے ؎ مراغم است شتر بارہا بحجرہ تن * شتر دلے نکنم غم کجا و حجرہ من * اور اسی قبیل سے یہہ ہے کہ ہر مصرعہ مین چیزون کا عدد مخصوص کر دے جیسے خاقانی نے مثنوی لکہی ہے کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیزین ذکر کی ہین اوسکے اشعار یہہ ہین۔ ؎ صبح آمدہ بہر خدمت و پاس * ادریس و مسیح و خضر و الیاس * بستہ کمران چو حلقہ قد خم * کیخسرو و سام و زال و رستم * مستقی جرعہ وقت تعمیل * جیحون و فرات و دجلہ و نیل * روزی طلب آمدہ و نادم * دیو و ملک و پری و آدم * اور

قطع الحرف

ایک صنعت قطع الحرف ہے یعنے یہہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف کبہی نہ آوے مثلاً الف نہو جیسے اس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری ختم

رسل + در مسلک عقل رہرو جزو و کل + در چشم خرد چیست رخش گلشن قدس
جبریل بود در جنبش یک بلبل + اور ایک صنعت منقوط ہے یعنے جسمہ التزام کرنا کہ
کوئی حرف بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زین جشن ؎ اور ایک صنعت
غیر منقوط ہے جسکو مہملہ کہتے ہین یعنی کلام مین ایسے لفظ لانے جنمین نقطہ نہو
جیسے ع کحل مردم گرد راہ دلدل رہوار او + اور ایک صنعت رقطا ہے
جسکے معنے سیاہی مین سفیدی ملی ہوئے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
کلام مین ایسے لفظ لاوین کہ ایک حرف نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ جیسے ع
زلف سیہ تو جان من وزدیدی + اور ایک صنعت خیفا ہے جسکے معنے اوس جانور
کے ہین کہ ایک آنکھہ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح مین ایسے
کلام کو کہتے ہین جسکا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ جیسے ع ردح جنبش
دہد ہمین گلہا + اور ایک صنعت فوق النقاط ہے جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے
؎ تا دشنہ غمزہ راند در دل + زخمش در خون نشاند ہر دل + اور ایک صنعت
تحت النقاط ہو کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ؎ بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو +
چو او بسیار کم دیدم پریرو + اور ایک صنعت مقطع ہے جسکے سب حرف لکہنے
مین جدا لکہے جائین جیسے ؎ رخ زرد دارم ز دوری آن در + زدہ داغ
در دم درون دل آذر + اور ایک صنعت موصل ہے جسمین التزام کیا جاے کہ
کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکہہ سکین ۔ موصل بدو حرف جیسے
؎ چو حسن کاست گوئی شب فرقت تو + سہ نو کہ باشد بدین گونہ لاغر + اس سے
آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہے اور پہر موصل بچہار ۔ اور پہر موصل بہ پنج

منقوط ۔ مہملہ ۔ رقطا ۔ خیفا ۔ فوق النقاط ۔ تحت النقاط ۔ مقطع ۔ موصل

اور سب کلام کے متوصل لکھ سکنے کی مثال یہہ ہے ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب + اور ایک صنعت

واسع الشفتین

واسع الشفتین ہی کہ اوسکے پڑہنے مین دونون لب نہ ملین جیسے ؎ در رہے گر ترا گذار شدہ + سر راہ تو سر نثار شدہ + اور حقیقت مین یہہ صنعت قطع الحروف مین سے ہی کیونکہ ب اور پ اور میم کے لانیے دی لب نہین ملتے اور اگر یہہ التزام کیا جاے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سی کوی

واصل الشفتین

ضرور ہو تو وہ واصل الشفتین کہلائینگی جیسے ؎ بت من دمبدم فریب بدہ + لب من لب پیالہ نبہ + اور ایک صنعت سجع ہی جسکا حال نثر کی اقسام مین بیان

ذوالقافیتین

ہو چکا اور ایک صنعت ذوالقافیتین ہے کہ ایک شعر مین دو قافیہ لاوین جیسے ؎ عقل و فرمان کشیدنی باشد + عشق و ایمان چشیدنی باشد + اور کبھی ردیف کو دونون قافیون کے درمیان لاتے ہین اور اوسکو ذوالقافیتین مع الحاجب کہتے ہین حاجب آڑ کو کہتے ہین یعنے دونو قافیون مین ردیف مذکور حائل ہوگئی ہے جیسے ؎ اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت + ہیری تو بدانش و جواندادی بخت + اسمین داری ردیف ہی اور اوسکے ادہر اودہر دو قافیہ ہین - اور ایک

متلون

صنعت متلون ہی کہ شعر دو بحرون مختلف مین پڑہا جاوے جیسے - مثنوی اہلی شیرازی کی جسکا نام سحر حلال ہی اوسکے اشعار یہہ ہین ؎ اے شدہ درخانۂ جان منزلت + خانۂ جان یافتہ زان منزلت + ای شدہ مہر رخ تو زین چرخ + چرخ ازان آمدہ درین چرخ + اگر اضافات کو مختصر کرکے پڑہو تو وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا اور اگر کہینچکر پڑہو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہوگا اور اسمین شاعر نے یہہ بہی کمال

گیا ہے کہ ہر شعر ذو قافیتین ہے اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہے
اور مسلون کے اقسام مین سے ایک منقوص ہے کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کردیا جائے
تو رباعی کا وزن رہجائے اور معنے بدستور رہین جیسے ع دردہجر آمد وافزود مرا حسرت غم ٭ صبر و آرام شد از جانم با دوست بہم ٭ اسکا وزن رمل مجنون ہے لیکن اگر
درد اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہے اور ایکی قسم محذوف ہے
کہ مصرعون کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجائے جیسے ۔ ع
در غالیہ وان منیم آن تنگ دہان لیکن ٭ بسی گوہر جان پرور در غالیہ وان داری
اسکا وزن ہزج اخرب ہے مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی کا وزن
رہجاتا ہے ۔ اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد کو ترتیب یا بی ترتیب ذکر کرین
جیسے ع یک دو شد از سہ حرف ش چار اصل و پنج شعبہ ٭ شش روز و ہفت اختر
نہ قصر و ہشت منظر ٭ یعنے اُسکے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہ اشیا وجود ہوگئین
اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہے کہ کسی موصوف کے پے بہم صفات مذکور
کرین جیسے ع خداوند بخشندہ دستگیر ٭ کریم خطابخش پوزش پذیر ٭ ۔
اور ایک صنعت توشیح ہے جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح مین
یہہ ہے کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ ہر مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع کرین
تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے سے
حاصل ہو اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت
جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑھا جائے یہہ سب تفنن طبع کے لئے ہین
تنبیہ منشی کو چاہئے کہ جب لفظی صنعتون کیطرف متوجہ ہو تو معنے کا لحاظ صنایع

محذوف ۔ منقوص ۔ سیاق الاعداد و تنسیق الصفات و توشیح

پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور الفاظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا کہ گویا زربفت
کی جھول گدہے کو پہنادے۔

باب دہم عروض وقوافی کے مختصر بیان مین

اسمین دو فصلین ہین اور اول اصطلاحات لکھے جاتے ہین

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونیکو
کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے
یعنی جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اُتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین
دونو کلمون کی مختلف ہین

بحر چند کلمات موزون کا نام ہے جنپر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین۔

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل و امثال بولتے ہین

اصول رکن کے اجزا کو کہتے ہین۔

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اس طرح کہ
ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع
ہو اور اوسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگی۔

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھہ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے
یا حرف محذوف ہوجاوے یا کچھہ زائد ہوجاوے تو اوس تغیر کو زحاف کہتے ہین
اور اوس رکن کو جسمین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو بھی جسمین
رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین۔

سالم وہ بحر یا رکن جسمین تغیر نہوا ہو ✦

فصل اول عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جس مین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اوس مین ذکر بحرون کا اور انکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہے ✦

واضح ہو کہ اصول جنسے ارکان یعنے اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد ۔

پھر سبب کی دو قسمین ہین اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے تم دوم سبب ثقیل جسکے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من ۔

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اول مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم ۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونو اصول سے سات ارکان بحرون کے بنتے ہین جنکو افاعیل ہشتگانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنے فعولن اور فاعلن ۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مفاعیلن مستفعلن متفاعلن فاعلاتن مفعولات پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن

ہوتا ہے اور اگر وتد کو پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہی اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی۔ اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیانمین ہی اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین۔

تنبیہ سوائے اِن سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہی یعنے مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا۔

اب اِن ارکان سے بحرین مبنی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین اُنیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اوپر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سی کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج یہہ چھئون بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے مبنی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھہ سے زیادہ نہین ہوتی۔ چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتی ہین اور آٹھہ والی کو مثمن یعنے ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سی۔

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اسطرحکے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا انکو لکھنا فضول جانکر یہین زحاف مشہور اور مروج پر اکتفا کیجاتی ہے۔

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین اونمین سے بعض تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین۔

جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین وہ گنتی مین چار ہین اول ثلم بالفتح ثاء مثلثہ وسکون لام اس زحاف کا نام ہے کہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کرین اسصورت مین عولن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن فعلن مستعمل ہے اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بالفتح جیم وتشدید باء موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونو سبب خفیف گرجاوین صرف مفا رہجاوے اوسکی جگہہ اوسکا ہموزن فعل بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے ہین سوم خرم بالفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونے کو کہتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہے اوسکی جگہہ مفعولن اوسکا ہموزن مستعمل ہے اور رکن کا نام اسصورت مین اخرم ہوتا ہے چہارم کشف بالفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن لکھین گے اور رکن مکشوف بولا جاویگا۔

اور جو زحاف کہ کئی رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اول اذالہ بکسر الف وذال معجمہ یہہ ہے کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسی جز کو مذال کہتے ہین دوم تسبیغ بہ سین مہملہ وغین معجمہ یعنے جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اوسین الف زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے تنبیہ یہہ دونو زحاف

ایسے ارکان مین واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنے عروض اور ضرب مین
واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے تیسرا اخذ بفتح حاء حطی
وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گرجاوے
مثلاً فاعلن سے فا رہجاوے تو اوسکی جگہ فع بولین گے اور رکن کو اخذ بولین گے
چوتھا حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہین جیسے فعولن سے
مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہیگا اوسکی جگہ فعل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف
ہے پانچوان خبن بفتح خاے معجمہ وسکون باء موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب
خفیف ہو اوسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونے کو خبن کہتے ہین۔
مثلاً فاعلن مین سے الف ساقط ہو تو فعِلن بکسر عین رہیگا اور ایسے رکن
اسصورت مین مخبون کہلاویگا چھٹا طی بفتح طاء مہملہ و یاے مشددا وسکو
کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف ہون اوسمین سے چوتھا ساکن دور ہوے
مثلاً مستفعلن مین سے اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہ اسکا ہموزن
مفتعلن بولین گے اور رکن کو مطوی کہین گے ساتوان قصر یعنے جس رکن کے
آخر مین سبب خفیف ہو اُس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اوسکے ماقبل
کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے نَ گراکر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام
رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا آٹھوان قطع یعنے جس رکن کے آخر مین وتد
مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گراکر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے نَ
گراکر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہوجاویگا اوسکی جگہ فعلن کہین گے
اور رکن مقطوع کہلاویگا نوان قبض جس رکن مین کہ پانچوان حرف

ساکن سبب خفیف مین کا ہوا وسکے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اس صورت
مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گراوین تو فعول بضم لام رہیگا
دسوان کف بفتح کاف و فا مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے
مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف
کہلاویگا گیارہوان وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہوا وسکے متحرک
حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات
بسکون تا ہو جاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے ✦
بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورتمین اوسکا نام
دو ناموں سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن
ہوا اور دوسرے مین قطع تو وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاویگی اور علے ہذا القیاس
اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اوسکا نام بھی مرکب ہوتا
ہے لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا
نام رکھہ لیا ہے اس جہت سے اونکو بھی لکھدیا جاتا ہے پس ایسے زحاف پانچ
ہین اول خرب بفتح خاے معجمہ و سکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم
اور کف کا نام ہے مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا
جاوے تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اوسکی جگہ مفعول بولتے اور رکن کو
اخرب کہتے ہین دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تاء فوقانی کہ اجتماع خرم
اور قبض کا نام ہے مثلاً رکن بالا مین اگر میم خرم کی جہت سے اور ی قبض
کی جہت سے دور ہو جاوے تو فاعلن رہیگا اور رکن کو اشتر کہین گے سوم

شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعلاتُ بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کشف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کر وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ ت بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اسکی جگہ مفعولن کہین گے اور رکن کا نام مکشوف ہوگا پنجم ہتم اجتماع حذف و قصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اول بباعث حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصر ی دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے ٭۔

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اسلئے اسکا طریق لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اسکو کہتے ہین کہ شعر کی کلما کو ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہوجاوے پس اس ہموزن کرنیکے لئے قواعد مفصلہ ذیل کام آتے ہین ٭۔

قاعدہ اوّل ۔ وزن کرنے مین سکون وحرکات کے شمار اور جگہ برابر ہونے چاہئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً ململ اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فعلن ہے یعنی جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین

اسیطرح اُن الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہے تو وہان بھی ہونا چاہئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہے تو وہان بھی ہووے۔

قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنی جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نجاوین وہ تقطیع مین شمار نہون گے ایسے حروف یہہ ہین۔

اوّل الف لفظ این آن از وغیرہ کا اگر ایسا ہو گا کہ پڑھنے مین اوسکے ماقبل کا حرف ی یا آیا زسے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہو گا مثلاً ع جز این مینتم چارۂ در سرشت ما۔ اس مصرعہ مین الف لفظ این کا ملفوظ نہین

دوم نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اسطرحکا نون بھی تقطیع سے ساقط ہو گا مثلاً زمان کو بجاے زما سمجھینگے اور اگر عروض وضرب مین واقع ہو گا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہو گا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہ شمار ہو گا۔

سوم واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہو گی مثلاً خواب کو خاب کی جگہ سمجھین گے۔

چہارم ہا مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہو جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی تو تقطیع سے خارج ہو گی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہو گی۔

پنجم واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اوسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس

مصرعہ مین ع پناہ بلندی و پستی توئی ۔ ایسی واؤ بھی تقطیع مین داخل نہین ہے لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اِس مصرع مین ع علم و ہنر و فضائل و کسب کمال ۔ یا شل واو ابتداء کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اِس مصرعہ مین ع بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند ۔ توان دونون صور تونمین تقطیع مین داخل ہوگی ۔

ششم الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین ۔ غرض سوا ان چھون کے اگر کوئی اَور حرف اسطرحکا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا ۔

قاعدہ سوم اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے مین اور دوسرے کو متحرک کریتے ہین جیسے ع نگہدار مارا ز راہِ خطا اسکی تقطیع یہہ ہے ۔ نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ ۔ غرضکہ رِ نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہے متحرک ہوگئی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونو بحال رہین گے ۔

قاعدہ چہارم اگر حرف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اوّل ساکن بحال رہیگا اور دوسرا متحرک ہو جاویگا اور باقی حذف ہو جاویگا جیسے ع راست تیرِ ایاز اے محمود ۔ تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی ۔ راس تیر فاعلاتن پس سَ لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور تَ دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگی تب بھی دو ساکن بحال رہین گے اور تیسرا دور ہو جاویگا

دور ہو جاویگا - غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے ؀

قاعدہ پنجم - بعض الفاظ ایسے ہین کہ اون کے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بہی خیال رکہنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین اا آمد و الف سے خیال کرنا چاہیے اسی طرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑ جاتا ہے جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیرگی رکا کسرہ تو اوسکی جگہ ایک یٰ ساکن تصور کرنی چاہئے اس طرح کی یٰ کو یاے بالنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو تو اوسکو بہی دوسرے نون کی جگہ جاننا چاہیے مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجہینگے ؀

قاعدہ ششم - حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ اونکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہی پس ایسی صورت مین اون کے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع چو آن جملہ راسعدی املا کند ؀ اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اسلئے داخل تقطیع نہونگی صرف حرکات ماقبل کافی ہین ؀

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے جس سے مشہور بحرون کا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہے ؀

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
(۱) خفیف مسدس مخبون مقصور ؍ ؍ ؍ محذوف	وزن بحر خفیف گویم بات رازِ دل با سگِ درش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلات فاعلاتن مفاعلن فعلن	رکن دوم مستفعلن تھا جو خبن کے باعث مفاعلن ہو گیا اور رکن آخر مخبون اور مقصور یا محذوف دونو ہیں اور یہ بحر مسدس ہی آتی ہے ۰
(۲) رجز مثمن سالم رجز مثمن مذال رجز مثمن مطوی مخبون	برخیز الصاحب سخن بحر رجز آیا دکن ثابت غم تنہائی و باطل خیال خانمان مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو ۰	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	اسمیں صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہے اسمیں اول رکن مطوی ہے اور دوسرا مخبون [illegible]
(۳) رمل مثمن مقصور رمل مثمن محذوف رمل مثمن شکول	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات ای متاع درد در بازار جان انداختہ بغلامی تو مارا خبر از جہان برآمد	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہوتا ہی اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	نتوان گذشتن آسان ازان کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اول رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک
متقارب مثمن مقبوض اثلم	ز درد ہجرت چہ چارہ سازم	فعولن فعلن فعولن فعلن	اول رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک
" "	لطف تو سازی برمن عاجز	فعل فعولن فعل فعولن	اول رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	زہی جمال تو قبلہ جان حریم کوئی تو کعبۂ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اول مقبوض دوم اثلم بترتیب
" " "	زلف دل آرا بر رویت تیرہ شبست و آتش مہ	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اول مقبوض و اثلم و دوم سالم بہ ترتیب
" " سالم	زمین گرد داز لعل اسپان مغربل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی سبنہ ہی آتا ہے خواہ سالم ہو یا اثلم
مجتث مثمن مخبون محذوف	بیا بحجر مجتث اگر دم زنی ورنگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اول و سوم مستفعلن تھا خبن سے مفاعلن ہوگیا اور دوم مخبون اور آخر مخبون و محذوف
مجتث مثمن مخبون مقصور	سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر مقصور

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
(۹) مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	بحر مضارع ہست در آن گوہر سخن	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اول اخرب ہے دوم و سوم مکفوف آخر محذوف
" " " مقصور	یارب نصیب ہیچ مسلمان و گر مباد	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	" " " " " " مقصور
مضارع مثمن اخرب	از تو و فا نیاید دانی کہ نیک دانم	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	ایک جز اخرب دوسرا سالم اسی ترتیب و رکن آخر کی مسبغ
(۱۰) منسرح مثمن مطوی مکشوف	یادنما منسرح پند مرا گوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تھا جو طے کی سبب مفتعلن ہوگیا اور دوم مفعولاتُ تھا جو طے اور کشف کی سبب فاعلن ہوگیا
منسرح مثمن مطوی موقوف	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات	رکن اول مطوی ہے اور دوسرا مطوی موقوف
" " " مجدوع	ہچو عرق بر عذار شاہد غضبان	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	اول و سوم مطوی ہے دوم مطوی مخذوف آخر مجدوع
(۱۱) ہزج مثمن سالم	مرو بحر ہزج از دست بر دل میزند ناخن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	
ہزج مثمن مسبغ	با اہل حرف باید گفت اہل حرف بسیار ست	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان	صرف رکن آخر مسبغ ہے باقی سالم

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	رکن اول اخرب ہے اور دوم و سوم مکفوف اور آخر محذوف
؍؍ ؍؍ ؍؍ مقصور	الحمد للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	اے بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہے اور ایک سالم بترتیب
ہزج مثمن مقبوض	دلم بردن شد از عمت عمت زدل بردن نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین
ہزج مثمن اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہے دوم سالم بترتیب
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف ابتر	سرمد غم عشق بو الہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر ابتر
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل	اول اخرم ہے دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب

فائدہ یہہ دونو وزن رباعی کے ہین صورت اول مین رکن اول مفعول رہتا ہے اور دوم و سوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے اور آخر کا رکن فعول یا فعل یا فَع یا فاع ہوتا ہے اور دوسرے صورت مین اول ہمیشہ مفعولن رہتا ہے اور دوم و سوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن

ہوتا ہے اور آخر کا رکن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہے غرضکہ دونو صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کے کل وزن ۲۴
ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اوسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر		کیفیت
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالان	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل		آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے ۔
ہزج مسدس محذوف	الہی غنچۂ امید بکشا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن		
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	اے برزدہ دامن بلا را	مفعول مفاعلن فعولن		اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف
〃 〃 مقصور	چون در رہ مردمی نہ پاے	مفعول مفاعلن مفاعیل		〃 〃 〃 〃 مقصور
ہزج مسدس اخرم اہتم	بامن باشی بسم اللہ	مفعولن مفعولن فاع		اول و دوم آخرم ہین آخر اہتم

فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچہ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ
مین سبغ اور دوسرے مین سالم ہونا یا ایک مین مطوی اور دوسرے مین مطوی مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسرے مین مجبون ہونا کچہ مضائقہ نہین

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعروں کے مصرعون کے آخر مین مکرر ہون اونکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اوسکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنیً دونون جیسے گذرا یا فقط معنی مختلف ہون جیسے بینی کہ دونو مصرعون کے آخر مین بجاے قافیہ آوے اور ایک جگہ بمعنی عضو معین اور دوسری جگہ بمعنی فعل ہو یا اختلاف حرف لفظا ہو جیسے سرو اور زبرد کا مثلاً قافیہ کرین۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل نہون پس اگر یہ دونو شرطین نہونگی یعنے کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ اے متاع درد در بازار جان انداختہ گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ ٭ کہ انداختہ متحد اللفظ و المعنی بھی ہے اور مستقل بھی اسلئے ردیف ہے اور ردیف صرف شعرای عجم کے اشعار مین ہوتی ہے

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات مین ایک تو اُنمین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہے اور باقی چھ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اوسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہے اوسکو روی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ نداریم غیر از تو فریادرس ٭ توئی عاصیانرا خطا بخش و بس ٭ حرف س لفظ رس اور بس مین روی ہے بدون روی

کے قافیہ نہین ہوسکتا یہہ حرف اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا ردف
بکسر را ہی اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنے اون حروف علت کو جو روی سے
پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت
بھی اون کے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور میش اور پیش کی ی اور گور اور شور
کی واو واسطہ علی ردف کو جو متصل روی کے آوے ردف اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر
مین سے شوکتش گرد را آمدے بمکان ۞ شق شدی چنبر زمین و زمان ۞ مکان اور
زمان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہی اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی ردف
اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اوس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف مد
کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین سے ورسخن برکشید مغز زپوست ۞ لفظ و معنی غریب داد
ست ۞ ت روی ہی اور س ردف زائد اور واو ردف اصلی ہے اور ردف
خواہ زائد ہو خواہ اصلی اسکا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہی مثلاً لفظ دوست کا قافیہ
اگر راست کہین کہ جسمین ردف اصلی مختلف ہی تو جائز نہوگا اسیطرح اگر دوست کا
قافیہ کوفت لاوین جسمین ردف زائد مختلف ہی تو یہہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے
نزدیک اگر ایک جگہہ واو یا یا معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ یہی دونون
حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھ
لایا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا
حرف قافیہ کا قید ہی یعنے وہ ساکن جو سواے ردف کے پہلے روی کے واقع
ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جسکی ماقبل کی حرکت اوسکے مطابق نہو
جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین و اور ی اور ب حرف قید مین اور

مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہین کرسکتے چوتھا
حرف قافیہ کا تاسیس ہے یعنے وہ الف کہ اوسمین اور روی مین ایک حرف متحرک کا
واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور
یہہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اسکا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل
کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہے حالانکہ بیدل مین بالکل تاسیس ندارد ہے اسیطرح
حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل ایک مین ص ہے اور دوسرے مین میم
چھٹا حرف قافیہ کا **وصل** ہے یہہ وہ حرف غیر مستقل ہے جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہے
مثل ہاے نسبت یا یاے مصدری یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین
؎ اے خالق ہر بلند و پستی ۔ بخشش چہ عطا کن ز ہستی ۔ اسمین ت ہستی اور پستی کی روی ہے
اور ی علامت مصدری کلمہ غیر مستقل وصل ہے ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہے یعنی وہ
غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در ستائش زار حمندیہا ۔ میکشد کوتھی بلندیہا
اس شعر مین د ر دی ہے اور ی علامت مصدر وصل ہے اور ہا علامت جمع خروج
ہے اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہے جیسا کہ مثالون سے معلوم ہو

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہئے کہ چھہ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول
رس بفتحہ راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتحہ ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین ۔ دوم اشباع
بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین ۔ تیسرے حذو بفتحہ حاے
حطی و ذال معجمہ د دا د حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہے اسکا اختلاف درست
نہین مثلاً لفظ مند کو چند کے ساتھ قافیہ نہین کرسکتے ۔ چوتھی توجیہ روی ساکن

کے ماقبل کی حرکت کا نام ہے اور یہہ بھی یکسان ہونی چاہیے اسکا اختلاف بھی درست
نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھہ قافیہ نہین کر سکتے ❖

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھہ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل روی
یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہے جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً
کہ اس صورت مین ت روی ہے اور ہ وصل اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا
درست ہوا پانچوین مجری حرف روی کی حرکت کا نام ہے اسکا اختلاف بھی درست
نہین ہے چھٹے نفاذ حرف وصل کی حرکت کا نام ہے اور یہہ بھی یکسان ہی رہتی ہے

عیوب قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقواء وہ یہہ ہے کہ روی
کے پہلے ماقبل کی حرکت مختلف ہو جاوے مثلاً در اور در کا قافیہ ہو جاے یا مست
اور سست کا قافیہ آجاوے۔ دوّم اکفاء وہ یہہ ہے کہ حرف روی
ایسے حرف سے بدل جاوے جو اوسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف
فارسی کا روی مین واقع ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھہ ہو جاوے
تیسرا سناد وہ یہہ ہے کہ ردف کو مختلف لادین جیسے زمین کا قافیہ زمان لادین
چوتھا ایطا یعنی ایک ہی قافیہ کو دوبار لادین اوسکی دو قسمین ہین ایک
جلی یعنی ظاہر وہ یہہ ہے کہ روی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین لیاقت اصل
ہونیکی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونیکی ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع
کو مثلاً روی نہہرادین اور داشتن کو باختن کے ساتھہ ہمقافیہ کرین یا کند
اور دہد کو قافیہ کرین تو اسطرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنے

مسمے یعنی (ا) آتا ہے اسیطرح اور حروف کو سمجھنا چاہئے اور بعض امور ضروری کو ترک
کرتے تھے مثلاً بڑے جملون کی ترکیب اور مضارع بنانیکا قاعدہ اور عروض وقوافی
کہ حقیقت مین قواعد ہی کا ایک جزو ہے اور مشہور امثال و محاورات جنکے جاننے سے فارسی
لکھنے اور سمجھنے دونو مین مدد ملتی ہے اون چیزون کا ذکر نکرتے تھے اسیوجہ سے مین مدت سے
چاہتا تھا کہ کوئی کتاب قواعد فارسی مین ایسی ہو جسکے پڑہنے سے طلبہ کو اچھی فارسی لکھنے
کی استعداد ہو سکے اور جسقدر سوالات یونیورسٹی مین متعلق بقواعد کالج کے بڑے
درجو نمین پوچھے جاتے ہین اون سبکا جواب دے سکین پس یہہ کتاب مسمیٰ بہ احسن القواعد جو
مولوی نجف علیخان نے تالیف کرکے میرے سامنے اصلاح و ترمیم کے لئے پیش کی
اسکو مین نے خاطر خواہ پایا اور مولف کی خاطر اسمین محو و اثبات جسقدر مناسب جانا کیا
میری دانست مین طلبہ کے حق مین کوئی کتاب قواعد کی اس سے زیادہ مفید ابتک تیار نہین
ہوئی چنانچہ فہرست مضامین سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کتاب مین کیسے کیسے مضامین
کار آمد درج کئے گئے مین مجھکو یقین ہے کہ تمام اساتذہ فارسی خواہ سرکاری مدارس کے ہون
یا دیسی مکاتب کے اس کتاب لاجواب کو نعمت غیر مترقبہ سمجھینگے اور سہو و خطا کو جو
خاصہ انسان ہے معاف فرماوینگے۔

کتبہ محمد احسن مدرس اول عربی و فارسی بریلی کالج

اطلاع